لا فتیٰ الا علی لا سیف الا ذوالفقار

# دبدبۂ سکندری

مدیر مسئول محمد فضل حسن صابری

بفیض روحانی تاج العلماء رئیس الفقراء حضرت مولانا شاہ فاروق حسن صاحب صابری چشتی قادری رحمۃ اللہ علیہ

## اشتہار ضوابط اخبار دبدبۂ سکندری رامپور

بفضل خالق کون و مکان و بطفیل حضرت خاتم پیغمبران صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یہ ہفتہ وار اخبار ہر دو شنبہ کو ۵۰ سال سے ریاست رامپور (ممالک متحدہ) میں اشاعت پذیر ہوتا ہے جس میں اول قول بزرگان دین وقت پھر ... ان کے مراسلات اور ... رعایا و گورنمنٹ ... تعلقات پیدا ہوں پھر انگریزی اخبارات کے دلچسپ ... تازہ خبریں شائع ہوتی ہیں۔

(۲) قیمت اخبار ... (۱) ... ریاست رامپور ...

(۳) ... اخبار ...

(۵) ... اخبار ...

(۶) ... اخبار ...

(۷) ...

(۸) ...

(۹) ...

(۱۰) ...

### نرخنامہ اشتہارات تجارتی اخبار دبدبۂ سکندری رامپور

| مدت طبع | چہارم کالم | نصف کالم | ایک کالم | پورا صفحہ |
|---|---|---|---|---|
| ایک ماہ | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] |
| دو ماہ | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] |
| تین ماہ | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] |
| چھ ماہ | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] |
| ایک سال | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] |

محمد فضل حسن خان صابری فاروقی ایڈیٹر و پروپرائٹر

هو الغنی حق حق

# دبدبۂ سکندری رامپور

۔۔۔ شوال المکرم ۱۳۴۶ھ مطابق ۲۶ ۔ مارچ ۱۹۲۸ء

## حضرات عشاق خدا کی نصیحت بخش اقوال

حضرت خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کے احوال شریف میں لکھا ہو کہ آپ امام خواجگان اور صاحب علم و عمل اور اہل زہد و تقویٰ تھے بسنت نبوی کے اعلیٰ درجہ کے پابند تھے۔ آپ ہمیشہ دریائے عشق الٰہی میں ڈوبے ہوئے تھے۔ امیر المؤمنین سیدنا مولا علی شیر خدا کرم اللہ وجہہ کے خلیفۂ اکبر تھے۔ آپکے حالات آیات الٰہیہ تھے۔ آپ کا شرف سب سے اعلیٰ یہ تھا کہ آپکی والدہ ماجدہ جناب ام المؤمنین بی ام سلمہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کی کنیز تھیں۔ جناب ام المؤمنین حضرت خواجہ حسن بصری پر نہایت پیار کی تھیں حتیٰ کہ جب آپکی والدہ کام میں مصروف ہوتیں تو جناب ام المؤمنین اونکو گود مبارک میں لیکر اپنے پستان مبارک آپکے منہ میں دیدیتیں۔ آپکی خوش نصیبی اور جوشش الفت سے جناب ام المؤمنین کے پستان مقدس میں دودھ اتر آتا۔ اور آپ وہ دودھ پیتے۔ سبحان اللہ وبحمدہ جسکو ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا دودھ پلائیں اُن کے مراتب اعلیٰ کو کون شمار کرسکتا ہو اوس سے بڑھکر یہ شرف نصیب ہوا کہ ایام صغیر سنی میں حضرت خواجہ حسن بصری نے ایک روز حضرت شہنشاہ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے آبخورے کا پانی پیا اور ام المؤمنین بی ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس بیٹھے تھے حضور اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دریافت فرمایا کہ آبخورے کا پانی کس نے پیا ہی جناب ام المؤمنین نے کہا کہ حسن نے حضور اقدس حضرت شہنشاہ عالم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اسنے جتنا پانی میرے آبخورے کا پیا ہو اوتنا ہی میرا علم اسمیں سرایت کریگا اسکے بعد حضور اقدس حضرت شہنشاہ عالم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم دولتسرائے ام المؤمنین بی ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا میں رونق افروز ہوئے جناب ام المؤمنین نے حضرت خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کو آپکی گود مبارک میں دالدیا۔

دیکر حضور اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آپکے لیے دعائے خیر فرمائی۔ الحمد للہ جسکے لیے حضور شہنشاہ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم دعائے خیر فرمائیں اوسکے مراتب کو کوئی کیا سمجھ سکتا ہے یہ وہی برکت و سعادت تھی جو آپکو مراتب عالیہ حاصل ہوئے۔ ام المؤمنین بی ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو حضرت خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ دلی محبت تھی اور آپ اکثر اوقات دعا فرمایا کرتی تھیں کہ اے اللہ رب العزت جل جلالہ خواجہ حسن کو پیشوائے خلق اور رہنمائے عالم کر چنانچہ ویسا ہی ظہور میں آیا کہ مولا تعالیٰ نے آپکو امام خواجہ بنایا اور ایک روایت میں ہے کہ چار پیروں میں سے ایک آپ ہیں اور جناب شیر حق رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے بارہ خلفا میں سے یہ ایک خلیفہ اکبر و اکمل ترجمان صفات ہیں۔ حضرت خواجہ حسن بصری رضی اللہ عنہ نہایت حسین اور خوبصورت تھے جواہرات کی تجارت کرتے تھے لولوی کے نام سے مشہور تھے جب اللہ رب العزت نے آپکو اپنی رحمت سے مختص کرنا چاہا تو اوسکا سامان اسطرح ہوا کہ آپ بقصد تجارت روم کو تشریف لے گئے اور وہاں کے وزیر سے ملاقات کی وزیر کو کہیں جانا تھا۔ اوسنے آپسے پوچھا حسن تم کیا ہمارے ساتھ چلوگے آپنے کہا چلونگا دونوں گھوڑوں پر سوار ہوکر صحرا کی طرف نکل گئے وہاں جاکر دیکھا کہ دیبائے رومی کا ایک بہت نفیس خیمہ کھڑا ہے اور خیمہ کے چار سمت فوج مسلح پہرا دے رہی ہی اور اوس نے کچھ کہا اور نظر سے گم ہوگئی اسکے بعد کچھ پرشوکت ضعیف لوگ خیمہ کے قریب آئے اور کچھ کہکر چلے گئے پھر حکما و پیرمشیخ جنکی جماعت میں چار سو آدمی تھے آئے اور اسیطرح کچھ کہکر چلے ہوئے پھر نہایت حسین لونڈیاں دوسو کے قریب آئیں اور کچھ کہکر چلی گئیں پھر قیصر روم اور وزیر دونوں اوس خیمہ میں گئے تھوڑی دیر میں وہاں سے نکل چلے گئے حضرت حسن بصری کو یہ حال دیکھکر تعجب ہوا وزیر سے دریافت کیا اوس نے کہا کہ قیصر روم کا ایک حسین اور رعنا فرزند مرگیا ہی اسکی لاش اس خیمہ میں دفن ہی ہر سال یہ لوگ اسکی زیارت کو اسیطرح آتے ہیں فوج اگر گرد خیمہ کے کہتی ہی کہ اے شہزادے اگر تیری موت لڑائی سے ٹل سکتی تو ہم لڑتے اور تجھے بچاتے مگر خدا سے لڑنا محال ہی اور موت اوسکا حکم جو ناجاری اوسکے بعد حکما یہ کہتے ہیں کہ اے شہزادے اگر حکمت اور دانش سے یہ امر دفع ہوسکتا تو ہم دفع کرتے اوسکے بعد بزرگ لوگ آکر کہتے ہیں اگر دعا سے

تیری سوسنان ہستی تو ہم رجوع کر دیتے اسلئے ابن حسین لونڈیان کہتی ہیں کہ اگر حسن و جمال سے موت ٹل سکتی تو ہم اپنے دیتے … خود بادشاہ مع وزیر کے خیمہ میں جا کر کہتا … کہ اس خیمہ میں نے … شخص خود … اور … اجبار و عجز سے … کہ کارخانہ الٰہی کو کون مٹا سکتا ہے … سال … لوٹ جاتا ہے اس واقعہ کو سنکر حضرت خواجہ حسن بصری … علیہ … سے بیزار ہوئے اور … لگے … قبر کی … دنیا میں … ایک صاحب … برس … آپ … کسی بزرگ سے پوچھا کہ حضرت حسن بصری کو … کیوں فضیلت ہے ان بزرگ نے کہا … علم کی سب کو ضرورت ہے اور اس کو سوائے خدا کے … کسی کی حاجت نہیں ہے اس لئے وہ ہم سب کا سردار ہے۔

## عرس صابری فاروقی رامپور

بغرض اطلاع صابری بھائیوں کے لکھا جاتا ہے کہ حضرت قبلہ و کعبہ والد ماجد حضرت شاہ فاروق حسن صاحب صابری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا عرس مبارک بتاریخ ۱۴ لغایتہ ۱۶ شوال المکرم ۱۳۴۶ ہجری مطابق ۵ لغایتہ ۷ اپریل ۱۹۲۸ء یوم … پنجشنبہ لغایتہ شنبہ بمقام ریاست رامپور واقع محلہ بنگلہ آزاد خان برمزار حضرت موصوف علیہ الرحمۃ منعقد ہوگا اور ۱۶ شوال کو چادر چڑھائے جانے کی رسم ادا ہوگی بہت سے برادران طریقت کے خطوط بغرض دریافت کیفیت عرس چلے آرہے ہیں لہذا چند سطریں بغرض اطلاع تحریر کر دی گئی ہیں جن حضرات کا ارادہ شرکت عرس مبارک ہو قبل سے مطلع فرمائیں تاکہ قیام وغیرہ کا انتظام کیا جا سکے۔ سید … منیجر

# مراسلات

(اڈیٹر کا نامہ نگاروں کی رائے سے متفق ہونا ضروری نہیں)

## پنجاب کا رہنمایانہ قدم

(ایک صاف گو کی قلم سے)

جب سے برطانوی پارلیمنٹ نے اصلاحات ہند کی تحقیقات کرنے کی غرض سے ایک کمیشن مقرر کیا ہے تب سے ہندوستان کے بعض حصوں سے اسکے خلاف آوازیں بلند ہو رہی ہیں اور اگرچہ اب … سائمن کمیشن کے ہندوستان میں آنے اور … کی صراحت کر دینے سے شور مخالفت اسقدر بلند نہیں … تھا تاہم اسکے وجود کا انکار نہیں کیا جا سکتا کمیشن کی مخالفت کے جواز میں مخالفوں کی طرف سے جو دلیل پیش کی جاتی ہے وہ یہ ہے کہ اس میں کوئی ہندوستانی ممبر نہیں ہے۔ یہ صحیح ہے کہ کمیشن تمامتر برطانوی پارلیمنٹ کے ممبران پر مشتمل ہے اور اس میں کسی ہندوستانی کو بطور ممبر نہیں لیا گیا لیکن اس سے یہ کب لازم آتا ہے کہ ہم کمیشن کا بائیکاٹ کر دیں اور اسکی تحقیقات کے کام سے کوئی تعلق نہ رکھیں۔ کون نہیں جانتا کہ ہندوستان کی آئینی ترقی کے متعلق برطانوی پارلیمنٹ ایک مقتدر و با اختیار جماعت ہے … جب تک ہم کسی آئینی طریق پر کاربند ہو کر کوئی تبدیلی نہیں کرا سکتے جب یہ ایک تسلیم شدہ امر ہے تو اس سے ظاہر ہے کہ کمیشن کا بائیکاٹ اگر کامیاب بھی ہوگیا (جو حالات کو دیکھتے ہوئے سراسر غیر ممکن نظر آتا ہے) تو بھی اس سے کوئی فائدہ نہ ہوگا بلکہ عجب نہیں کہ برطانوی پارلیمنٹ کے خیالات پر مضر اثر پڑے اور پھر وہ مضر اثر بالواسطہ طور پر ہندوستان کے لئے ضرر رساں ثابت ہو۔ علاوہ بریں ہم کمیشن کے بائیکاٹ کی حمایت کرنے والوں سے یہ دریافت کرنا چاہتے ہیں کہ اگر کمیشن میں ایک یا دو ہندوستانیوں کو بطور ممبر شامل کر بھی لیا جاتا تو اس سے کیا کوئی خاص فائدہ ہوتا ہندوستان حقیقت میں ایک براعظم ہے جس کے ایک حصہ کے باشندے دوسرے حصے کے باشندوں کے جذبات و احساسات سے قطعاً بے خبر ہیں جس طرح ہم جنوبی ہند کے کسی باشندے سے یہ توقع نہیں کر سکتے کہ وہ شمالی ہند کے باشندوں کی ترجمانی کا حق ادا کر سکے گا

اسی طرح شمالی ہند کے باشندے سے جنوبی ہند کے باشندون
کی ترجمانی کامیابی کے ساتھ کرنے کی اُمید نہین کی جاسکتی
اس ضمن مین لارڈ برکن ہیڈ کا جواب نہایت مدلل اور معقول ہی
انھون نے دارالامرا مین تقریر کرتے ہوے اس خیال کا اظہار
کیا کہ اگر کمیشن مین ہندوستانیون کے لینے کا انتظام کیا جاتا
تو پھر ہندوون مسلمانون سکھون پارسیون عیسائیون اور دیگر
طبقون کے نمایندون کے لئے بھی گنجایش نکالنا ایک امر ناگزیر
ہو جاتا اور جب یہ گنجایش نکالی جاتی تو کمیشن کے ممبرون کی تعداد
۱۵ اور ۲۰ کے درمیان ہو جاتی اور وہ الگ الگ اور متضاد
رپورٹین پیش کرکے برطانوی پارلیمنٹ کی کوئی رہنمائی نہ کرسکتے
ہم نہین سمجھتے کہ کوئی دیدہ ور اور حقیقت آشنا شخص اس دلیل
کی صحت سے انکار کرسکے فی الحقیقت موجودہ انتظام بہترین انتظام
ہی کیونکہ اسکی رو سے ہندوستانیون کو تحقیقاتی منزل کے ختم ہوجانے
پر بھی برطانوی پارلیمنٹری کمیٹی کے روبرو اپنی تجاویز پر اصرار
کرنے کا موقع مل سکیگا جو بجائے خود ایک نادر موقعہ ہے اور جو
ایک یا دو چند ہندوستانیون کے کمیشن مین لے لئے جانے پر ہرگز
ہاتھ نہ آسکتا تھا۔

یہ دیکھنا موجب مسرت و اطمینان ہی کہ صوبہ پنجاب عام طور پر کمیشن
کے ساتھ تعاون کرنے کے حق مین ہی اور اگر کہین بھی بائیکاٹ کے
حق مین کوئی آواز اٹھتی ہے تو وہ بہت کمزور اور غیر موثر ہوتی
ہے۔ تحریک عدم تعاون کے زمانے مین صوبہ پنجاب نے باقی
تمام صوبون سے زیادہ نقصان اٹھایا ہی اور یہ نقصان ایسا
نہین کہ اسکی یاد اسقدر جلد فراموش ہوسکے۔ علاوہ برین صوبہ
پنجاب نے پچھلے چند سال مین زراعت صنعت و حرفت تجارت
اور تعلیم وغیرہ شعبون مین جو غیر معمولی ترقی کی ہے اسکا احساس بھی
ہے اور وہ یہ بھی جانتا ہے کہ آیندہ ترقی کے لئے جو پروگرام
بنایا گیا ہی وہ ایسا شاندار ہے کہ اسکے جامۂ عمل مین آجانے سے
اسے ہندوستان کے دوسرے صوبون مین امتیاز حاصل ہو
جائے گا۔ ان حالات مین انتہا پسندون کا پنجاب سے یہ توقع
کرنا کہ وہ بائیکاٹ کی تحریک مین شریک ہوگا۔ سراسر غلط
توقع تھا اور اب انھین اپنی غلط فہمی کا بخوبی احساس ہوگیا ہوگا
جسوقت سرجان سائمن اور انکے رفقاءکار لاہور تشریف لائے
اسی روز ریلوے سٹیشن پر انکا نہایت شاندار خیر مقدم ہوا۔
جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ صوبہ پنجاب اپنی مہمان نوازی کی
روایات کو کس قدر عزیز رکھتا ہے۔ لاہور میونسپلٹی نے کمیشن
کے ساتھ تعاون کا رزولیوشن پاس کردیا ہی اور اسکے بعد
سی ذمہ دار اور نمایندہ جماعتون کے معزز ارکان وفود کی صورت
مین ممبران کمیشن کی خدمت مین حاضر ہوچکے ہین۔ اس سلسلہ مین
سب سے زیادہ اہم کارروائی پنجاب کونسل نے کی ہی اور وہ یہ ہی
کہ اسنے مشترکہ کانفرنس مین شرکت کی غرض سے کمیٹی مرتب کرنیکا
رزولیوشن بھاری کثرت رائے سے پاس کردیا ہی ہمارے نزدیک
پنجاب نے اس طور پر نہایت ذمہ دارانہ قدم اٹھایا ہے اور ہمین امید ہی کہ آیندہ
ماہ اکتوبر تک دوسرے صوبون کی کونسلین بھی پنجاب کی تقلید
کرنے پر آمادہ ہو جائینگی۔ پنجاب کونسل اپنے اس دلیرانہ
اور عاقبت اندیشانہ فیصلے کے لئے تمام بہی خواہان وطن کی
طرف سے تحسین و آفرین کی مستحق ہی اور ہم امید کرتے ہین کہ وہ
بہت جلد موزون کمیٹی مرتب کرے گی۔

## انتقال پر ملال

راقم دبدبہ سکندری کے ایک عنایت فرما ۲۰ مارچ ۱۹۲۸ء
کو تلونڈی ضلع لودھیانہ سے اطلاع دیتے ہین جسکو نہایت
رنج و افسوس کے ساتھ سپرد قلم کیا جاتا ہی کہ عالیجناب خان بہادر
آنریبل رائے ولی محمد خانصاحب بہادر آنریری مجسٹریٹ و جج
رئیس تلونڈی ضلع لودھیانہ کی والدہ محترمہ نے ۲۵ رمضان المبارک
۱۳۴۶ھ مطابق ۱۸ مارچ ۱۹۲۸ء یوم یکشنبہ کو انتقال فرمایا
انا للہ وانا الیہ راجعون دعا ہے کہ مولائے تعالی جل شانہ مرحومہ کو
اپنی جوار رحمت مین مقام اعلی عطا فرمائے اور اولاد و نیز فرزند عالیجناب
رائے صاحب موصوف و دیگر متعلقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔
ناظرین دبدبہ سکندری سے التماس ہی کہ وہ مرحومہ کے لئے دعائے
مغفرت کرین اس حادثہ مین ہمکو جناب رائے صاحب سے دلی
ہمدردی ہے۔

## دلچسپ تراجم

### وقایع سیاحت تاجدار افغانستان

لندن ۱۹ مارچ صوبہ نٹنگھم شائر مین بالٹن کیمپ کے مدرسہ طیران
کا معائنہ فرمانے کے بعد شہریار دعلیا حضرت ملکہ افغانستان ساتھ ہی
کل صبح ہنڈن کے طیارہ خانہ مین فوجی طیارون کا دلچسپ نظارہ
فرمایا یکصد طیارون سے زیادہ نے جن مین جدید و جدید نمونہ

تعینات تھے اس مظاہرہ مین شرکت کی۔

شہریار غازی کے قریب سر فرانسس ہمفریز برطانوی وزیر مختار متعینہ دربار کابل تشریف فرما تھے اور تمام باتون کی تشریح کرتے جاتے تھے۔ ہز مجسٹی بہت محظوظ ہوئے اسوقت شہریار غازی افغانستان کی فضائی فوج کی وردی زیب تن فرمائے ہوئے تھے جسمین سینہ پر طیارون کے طلائی بازو اور ان کے نیچے دو تلوارین بصورت X لگی ہوئی تھین۔ شاہ خانم کے پاس لیڈی ہمفریز بیٹھی تھین جو تمام باتین سمجھاتی تھین۔ فضائی مارشل سر جان سامنڈ سر سیموئیل ہور وزیر فضائی اور سر ہیوٹرینچارڈ وغیرہ بھی شاہی جماعت کے ساتھ تھے۔

جس بات سے شاہ امان اللہ خان زیادہ محظوظ ہوئے وہ دو نوجوان ہوابازون کے دلچسپ ہوائی کرتب تھے ان لوگون نے نہایت پھرتی اور خوبصورتی کے ساتھ مختلف قسم کے ہوائی کرتب دکھائے وہ سیدھے بغیر چکر لگائے آسمان کی طرف چڑھے اور اوپر جاکر اس طرح گردش کرنے لگے جیسے کوئی لٹو اپنی مستقر پر گھومتا ہے۔ یہ حرکت بیحد مشکل ہے اسکے بعد دفعتًا ان طیارون نے سر کے بل غوطہ لگایا اور پھر سیدھے اوپر چڑھ گئے اور شاہ غازی کے سر پر منڈلانے لگے۔

اسکے بعد بم انداز طیارون کی ایک ٹکڑی شور کرتی ہوئی اڑی اور اتنی اونچی چڑھ گئی کہ اسکو دیکھنے کے لئے بڑی سختی اٹھانی پڑتی تھی اسکے بعد ان طیارون نے اسقدر زبردست غوطہ لگایا کہ زمین کی سطح سے ۵۰ فٹ کے قریب پہونچگئے یہان انھون ایک مصنوعی ہدف پر بم پھینکے جسمین فورًا آگ لگ گئی اور وہ جلکر خاک ہوگیا۔

شہریار غازی کو یہ بات دیکھکر حیرت ہوئی کہ بم اپنے نشانہ پر پڑتا تھا۔ اسکے بعد ایک لشکر طیارون کی جو ٹکڑیون اور بم انداز طیارون کی چار ٹکڑیون نے قطار در قطار ہوکر شہریار کو سلامی دی اور مظاہرہ ختم ہوا۔

## سفر آبدوز

اعلیحضرت آبدوز ۲۲ ایل مین سوار ہوکر ۲۰ میل کا سفر کرینگے یہ پہلا موقعہ ہوگا کسی تاجدار نے ایسا کیا۔ یہ آبدوز زیادہ وقت تک زیر آب سفر کریگی آبدوز کو ایک انگریزی جنگی جہاز پر تارپیڈو پھینکنے کا عمل بھی دکھائیگی۔ آبدوز کے ساتھ بطور مادر ترسنگ ربا جہاز السفورڈ بھی ہوگا جس مین سے جوش پر شکن ہوکر ملکہ افغانستان آبدوز کی نقل و حرکت ملاحظہ فرمائینگی۔ اور بس غرض سے کہ علیاحضرت شاہ خانم آبدوز کی کیفیت پوری طرح ملاحظہ فرماسکین آبدوز کو صرف ۲۵ فٹ گہرا غوطہ دیا جائیگا تاکہ اوسکا آلہ دور نما سطح سمندر سے باہر رہے۔ آبدوز اپنی قسم کی بہترین کشتی ہے جسکا کمانڈر اسٹیفنس ہے۔ اسکا طول ۲۰۰ فٹ ہے اور عملہ مین ۴۰ آدمی ہین۔ اسکے اسلحہ مین ایک بڑی کار توپ اور چار ٹارپیڈو گن نل ہین۔

## آبدوز کا دلچسپ سفر

سارتھیمپٹن ۲۰ مارچ۔ ہز مجسٹی شاہ امان اللہ خان غازی جب بروز دوشنبہ سارتھیمپٹن تشریف لے گئے تو عجیب عجیب باتین دیکھنے مین آئین جسوقت شہریار لندن سے روانہ ہوئے موسلا دھار بارش ہو رہی تھی مگر جب ممدوح دیہات مین نکلے تو مطلع صاف تھا اور آفتاب چمک رہا تھا۔

اثناء راہ مین وہ پرزہ جس مین اعلیحضرت کا نشان نصب تھا موٹر پر سے اڑ گیا۔ اور بہت دیر کے بعد دستیاب ہوا۔ اس خفیف حادثہ کی وجہ سے شہریار نے سارتھیمپٹن مین پاؤ گھنٹہ کی تاخیر سے نزول اجلال فرمایا۔

سب سے پہلے تاجدار نلسن کے علمبر جہاز وکٹری پر تشریف لے گئے۔ بعد ازان جدید جنگی جہاز ٹائگر پر تشریف لائے۔ اور اسطرح ممدوح نے یہ ملاحظہ فرمایا کہ گذشتہ صدی مین بحری بیڑے نے کسقدر ترقی کی ہے۔

جہاز کے پہلو مین آبدوز ۲۲ ایل بھی لنگرانداز تھی۔ جنگی جہاز کے ہیبتناک برج کے سے گذرکر جہان اژدہام توپین چڑھی ہوئی تھین شہریار آبدوز مین سوار ہوکر سارتھیمپٹن کی طرف روانہ ہوئے۔ جب آبدوز کشتی نے غوطہ لگایا جو دو میل تک رہا تو شہریار بیحد محظوظ ہوئے مگر ملکہ معظمہ گھبرا گئین اور وہ اکر سفورڈ جہاز پر سے بغور دیکھتی رہین سر پر بحری طیارے منڈلا رہے تھے۔

جسوقت شہریار نے دو نقلی تارپیڈو ایک ہزار گز کے فاصلہ سے ایک نشانہ پر چلائے تو ہز مجسٹی بیحد خوش ہوئے ہر تارپیڈو کا وزن ڈیڑھ ٹن تھا۔ فیر ہونے ہی تارپیڈو پانی کے نیچے نیچے ہدف کی طرف ۴۰ میل فی گھنٹہ کی رفتار سے روانہ ہوئی۔ اور صرف پانچ سکنڈ مین نشانہ تک پہونچگئی۔ شہریار ان تارپیڈو کا جانا آلۂ دور نما سے ملاحظہ فرما رہے تھے۔

بعد جب ... جہاز سے بذریعہ کشتی فارغ ہو گئے کو دو نون تاریخ [illegible]
[illegible] تو شہر یار بیحد مسرور ہوئے۔
[illegible] بعد وزیر [illegible] کی طرف سے اعلیحضرت کی خدمت میں
[illegible] جہاز کی پیش کیا گیا جسمین افغانی [illegible] کی تصویر
[illegible] کمانڈر سے شہر یار کی تاجداری کے
[illegible] کا طلائی نشان بھی [illegible]
[illegible] ہوئے

[illegible] کے سامنے ایک گھنٹہ تک زیر آب کی
[illegible] کے متعلق بہت سے سوالات کئے۔ اور
[illegible] بذریعہ لاسلکی [illegible] پیغام ارسال فرمایا
[illegible] آپکی خدمت میں ادب [illegible] کا
پیام ارسال [illegible]

[illegible] بذریعہ [illegible] کا معائنہ [illegible] بعد جب آپ
[illegible] اور [illegible] کی [illegible] لگا دیا گیا وہ بحری
جہازون کی [illegible] جانب [illegible] روانہ ہو
[illegible] جہاز [illegible]
[illegible] دیکھ کر بہت حیران ہوئے کیونکہ یہ [illegible]
[illegible] کا جہاز [illegible] دنیا میں سب سے
بڑا جہاز تھا۔ شہریار نے ہنستے ہوئے فرمایا کہ [illegible] جہاز تو خدا
کی پناہ [illegible] جہاز [illegible]
میں رکھ دیا جاسکتا ہے [illegible] بعد شاہی مہمان بذریعہ موٹر جانب
پورٹسمتھ روانہ ہوئے۔

آج [illegible] شاہ امان اللہ خان [illegible] پورٹسمتھ سے روانہ ہو کر
جہان [illegible] ایک رات بسر فرمائی۔ اور مقام [illegible] کو دیکھنے گئے
و ہابون [illegible] کا اسکول ملاحظہ فرمایا۔ جہان [illegible] کا
نہایت ہی عظیم الشان مظاہرہ دیکھنے میں آیا۔
[illegible] ایک [illegible] کو ہدف بنایا اسکی طرف دوڑ
[illegible] حالت میں کئی سو گز کے فاصلہ سے [illegible] اعلیحضرت
یہ تمام تماشہ ایک کار میں بیٹھے ہوئے جو ملاحظہ کے لئے مخصوص
تھی ملاحظہ فرماتے رہے۔ آپکو اس تماشہ میں بیحد لطف آیا چنانچہ
آپنے ایک جالدار [illegible] ملاحظہ فرمائے۔

## فضاء لندن میں پرواز

لندن ۲۱۔ مارچ۔ آج شہریار افغانستان نے مقام [illegible] کے
طیارہ خانہ کا معائنہ فرمایا اور [illegible] کو بھی دیکھا۔ جہان سے طیارہ [illegible]

گرتا جو [illegible] رکھا جاتا ہے [illegible] جو [illegible] سے
[illegible] ایک [illegible] ارسال کیا گیا تھا۔
شہریار [illegible] ہوائی [illegible] کرتے ملاحظہ
فرمایا [illegible]
[illegible] اعلیحضرت کی خدمت میں [illegible] ارسال کئے گئے۔
[illegible] ایک [illegible] میں سوار ہوئے اور
[illegible] فرمائی [illegible] شہریار کو [illegible]
[illegible] شہریار [illegible] لطف
[illegible] میں [illegible]
[illegible] ملک [illegible]
[illegible] ہوئے۔

## لیڈی ارون انگلستان روانہ ہو گئیں

نئی دہلی ۲۰۔ مارچ۔ ویسرائے اور لیڈی ارون آج شب کو [illegible]
روانہ ہو گئے [illegible] کی صبح کو [illegible] سے بمبئی
چلی جائینگی اور وہان سے انگلستان کو روانہ ہو جائینگی۔ [illegible]
کی شام کو دہلی واپس ہونگے۔ اور وہان [illegible]
[illegible] کی سیر کو [illegible] کرینگے۔ [illegible]

## لاہور میں سائمن کمیشن کی واپسی

لاہور ۲۰۔ مارچ۔ آج [illegible] کمیشن کی دو نون [illegible] اضلاع پنجاب
کے سفر سے واپس آ کر لاہور پہنچ گئیں۔ دو پہر کو کمیشن سے [illegible]
پنجاب [illegible] جماعت کو شرف باریابی بخشا۔ جو [illegible]
شہاب الدین صدر پنجاب کونسل کے ساتھ [illegible] کمیشن سے
[illegible] ملاقات کی جسمین پنجاب ٹریڈس [illegible] تجارت [illegible]
[illegible] پنجاب [illegible] شامل ہیں۔
بعد ازان کمیشن نے سکرٹری شعبہ جات متعلقہ [illegible] سر [illegible] تعلیم
[illegible] جنرل [illegible] کو شرف ملاقات بخشا۔ اب کمیشن [illegible]

## مس علمر کی خانہ آبادی

[illegible] ۲۰۔ مارچ۔ گذشتہ شب کو مسٹر [illegible] کی شہزادی
سابق مس [illegible] نہایت شان و شوکت کے ساتھ شادی ہوئی
رسم عروسی کے وقت پچیس ہزار تماشائی موجود تھے۔ جو [illegible]
کے احاطہ میں ایک بہت بڑے شامیانے کے اندر ادا کی گئی تو [illegible]

عروس دونوں مرہٹی لباس میں ملبوس تھے اور جملہ رسوم نہایت سختی اور پابندی کے ساتھ ادا کی گئیں۔ شادی سے پہلے کرنل بہانے نے مس ملر کو متبنی کر لیا تھا اور کرنل موصوف نے شرمتھا بائی کو مسٹر ٹکوجی راؤ کے سپرد کیا۔ مس ملر کی نانی سینئر مہارانی صاحبہ اندور اور یشونت راؤ صاحب ہلکر سابق مہاراجہ کے چچا شریک رسوم رہے۔ نوشہ اور عروس دونوں نہایت خوش و خرم تھے دونوں نے احباب کی نذریں قبول کیں۔ جملہ رسوم کے ختم ہونے کے بعد چراغان کیا گیا اور لوگ آتشبازی چھوٹتی دیکھتے رہے جس کا اعلیٰ پیمانہ پر انتظام کیا گیا تھا۔

## مسٹر ٹکوجی راؤ یورپ جا رہے ہیں

برہوا۔ ۱۹۔ مارچ۔ مسٹر ٹکوجی راؤ بہت جلد یورپ جانیوالے ہیں شرمشٹھا دیوی اونکے ہمراہ ہونگی۔

## کمسنی کی شادی کا مسودہ قانون

نئی دہلی۔ ۱۹۔ مارچ۔ اطلاع ملی ہے کہ اسمبلی کی منتخب کمیٹی جو رائے صاحب ہربلاس سارڑا کے مسودہ قانون بابتہ کمسنی کی شادی پر غور کرنے کیلئے بنائی گئی تھی اسنے اپنا کام ختم کر دیا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ کمیٹی نے بل مذکور کی حیثیت ہی بدل دی۔ ابتک وہ صرف ہندوؤں سے متعلق تھی اب اس کا نفاذ ہندو مسلمان سب کے لئے ہوگا۔ اسی شکل میں غالباً ترمیم شدہ مسودہ قانون پیش ہو سکے۔ اسلئے فی الحال اس کا مسودہ مشتہر کر دیا گیا تاکہ اجلاس شملہ تک عام رائے اس بل کی بابتہ معلوم ہو سکے اب اس بل کی غایت بھی بدل دی گئی ہے پہلے کمسنی کی شادی کو صرف ناجائز کرنا منظور تھا اب اس میں حصہ لینے والوں کو سزا دیجائیگی۔ لڑکے کی کم سے کم عمر ۱۸ برس مقرر کی گئی ہے اور اسیطرح لڑکی کی کم سے کم عمر ۱۴ برس متعین کی گئی ہے اس قانون کی خلاف ورزی کی صورت میں ایک ماہ قید یا ایک ہزار روپیہ جرمانہ یا دونوں سزائیں دیجا سکتی ہیں۔

## چار سو انسانی جانوں کا اتلاف

لوس اینجلیس ۱۲۔ مارچ۔ کیلفورنیا (سلطنت متحدہ امریکہ) میں شہر سان فرانسسکو کے قریب زلزلہ آیا جسکے صدمہ سے انٹ بلند بند ٹوٹ گیا۔ تمام ملک میں پانی پھیل گیا۔ کئی شہروں کے گرد اگرد پانی بھر رہا ہے سینکڑوں آدمی ڈوب گئے ۴۰۰ آدمی مر گئے۔ آٹھ سو آدمی لاپتہ ہیں نعشوں کی تلاش کرکے تحقیقات بہت جلد سے باہر نکالا جا رہا ہے امریکہ پر ہر مہینہ قہر خداوندی کسی نہ کسی شکل میں ظاہر ہوتا رہتا ہے۔

## بھائی کا بھائی قاتل

ملتان۔ ۲۳۔ مارچ۔ مسٹر سیمن مجسٹریٹ درجہ اول نے ایک شخص مسمی محمد اور ایک عورت مسماۃ جانت کو علی الترتیب زیر دفعہ ۳۰۲ اور ۱۰۹ تعزیرات ہند سشن سپرد کر دیا استغاثہ کی جانب سے واقعہ کی تفصیلات حسب ذیل ہیں۔ ایک موضع بندہ گروہ میں محمد بخش اور محمد نامی دو دو بھائی رہتے تھے۔ اول الذکر بڑا بھائی تھا جسکی شادی مسماۃ جانت کے ساتھ ہوئی تھی کہا جاتا ہے کہ چھوٹے بھائی کے اپنی بھاوج کے ساتھ ناجائز تعلقات تھے ان دونوں نے محمد بخش کے قتل کی سازش کی۔ ایکدن جب محمد بخش اپنے کھیت کو گیا۔ مسماۃ جانت نے محمد کو مائل کیا کہ وہ اپنے بھائی کا پیچھا کرے اور جو کلہاڑی اس عورت کے پاس تھی اس سے محمد بخش کا خاتمہ کر دے تاکہ پھر وہ اس سے شادی کر سکے۔ چنانچہ ملزم کلہاڑی لیکر اپنے بھائی کے پیچھے گیا اور جب محمد بخش اپنی چلم بھر رہا تھا اسکی کلہاڑی سے اپنے بھائی کی گردن پر دو وار کئے اور آناً فاناً میں اُسے مار ڈالا۔ کہا جاتا ہے کہ مسماۃ جانت ملزمہ بھی موقعہ واردات پر موجود تھی۔ اور اس نے محمد بخش کی نعش کے چھپانے اور دفن کرنے میں محمد کو مدد دی لیکن اس واقعہ کے بعد تیسرے دن شب میں محمد ملزم الٰہی بخش نمبردار کے پاس گیا اور اس سے بیان کیا کہ دو دن ہوئے مجھ میں اور میرے بھائی محمد بخش میں جھگڑا ہو پڑا اتفاقاً میری کلہاڑی کی ضرب محمد بخش پر پڑی جس سے وہ ہلاک ہو گیا اُس نے یہ بھی بیان کیا کہ میں نے اوسکی لاش جنگل میں مدفون کر دی ہے۔ اسکے بعد ملزم الٰہی بخش کو اس مقام پر لے گیا جہاں محمد بخش کی لاش مدفون تھی اور اس نے زمین کھود کر محمد بخش کا سر بھی الٰہی بخش کو دکھلایا۔ اسکے بعد پولیس بلائی گئی اور اسنے دونوں ملزموں کو گرفتار کر لیا۔

## لیڈی ارون کی روانگی

بمبئی۔ ۲۴۔ مارچ۔ ہر اکسلنسی لیڈی ارون آج رینورہ نامی جہاز سے روانہ ہو گئیں۔ اسی جہاز سے مہاراجہ راج پیپلا جا رہے۔ مہاراجہ صاحب کپورتھلہ۔ ڈچز آف سدرلینڈ اور جسٹس ڈالیس بھی گئے۔

## مولانا ظفر علی خانصاحب کی گرفتاری

وزیر آباد ۲۳۔ مارچ۔ مولانا ظفر علی خان مالک اخبار زمیندار کو جو عید کرنے کے لئے اپنے وطن کرم آباد جا رہے تھے ان کو اثنائے سفر میں زیر دفعہ ۱۲۴ الف تعزیرات ہند (بلوہ) وارنٹ قابل ضمانت پر گرفتار کر لیا گیا۔ پولیس نے پانچسو روپیہ کی ضمانت طلب کی جس کے داخل کرنے سے انکار پر مولانا کو پولیس نے حراست میں لے لیا۔ یہ بھی جاتا ہے کہ ان کو کل لاہور لایا جائیگا۔

## دیسی ریاستیں

### مملکت آصفیہ حیدر آباد دکن

ہفتہ گذشتہ میں نظام کلب میں نواب فخر یار جنگ بہادر معتمد سیاسیات کی صدارت میں عہدہ داروں و معززین کا ایک اجلاس ہوا جس میں نظامیہ مسجد کے لئے پانچ لاکھ روپیہ اعلیٰحضرت نظام عالیمقام نے عطا فرمایا اور دس لاکھ روپیہ کی دکن سے فراہمی کا وعدہ فرمایا فراہمی چندہ کے وسائل طے ہو کر کمیٹی بنائی گئی جو عنقریب فراہمی چندہ کا کام شروع کرینگے۔

### بٹلر کمیشن حیدر آباد میں

حیدر آباد کی اطلاع مظہر ہے کہ بٹلر کمیشن ۱۵۔ مارچ ۱۹۲۶ء کو حیدر آباد پہونچ گئی جسکا آنریبل صاحب رزیڈنٹ بہادر ریاست و سر مہاراجہ صاحب بہادر صدر اعظم و دیگر ممبران باب حکومت نے مہربانی طریقہ سے استقبال کیا کمیشن مذکور رزیڈنسی میں ٹھہرایا گیا۔ بٹلر کمیٹی جج کے طور پر حضور نظام عالیمقام سے ملاقات کرنے والی ہے اور نیز ریاست کی تمام حالت کی متعلق غیر سرکاری طور پر تحقیقات۔

### ٹکسال کے غبن کا فیصلہ

ریاست حیدر آباد کی سرکاری ٹکسال سے ۴۰ ہزار روپیہ جو غبن ہوا تھا اس کے سلسلہ میں دو صاحب گرفتار ہوئے ہیں ان میں سے ایک شخص رستم نامی کو پندرہ ہزار کی ضمانت پر رہا کر دیا گیا ہے دوسرا شخص کیمبر نامی روپوش ہے۔

**طاعون**۔ سے اب بفضلہ تعالیٰ بالکل نجات ہو گئی ہے کیونکہ ہفتہ گذشتہ میں دو دو چار چار واقوات اموات ظہور میں آئیں بلکہ ایک دن صرف ایک ہی موت واقع ہوئی الحمد للہ۔

## والدہ محترمہ چیف منسٹر صاحب کپورتھلہ کا انتقال پُرملال

یہ خبر وحشت اثر نہایت رنج و الم کے ساتھ سپرد قلم کی جاتی ہے کہ ۲۰۔ مارچ ۱۹۲۶ء کو دوپہر کے وقت جناب والدہ ماجدہ عالیجناب خان بہادر دیوان میاں محمد عبد الحمید صاحب بہادر سی۔ آئی۔ ای۔ او۔ بی۔ ای۔ وزیر اعظم سرکار کپورتھلہ نے بسبب خراب ہو جانے اعضاء قلب و جگر قریباً دو ماہ صاحب فراش رہکر بعمر ۶۵ سال اس عالم فانی سے ملک جاودانی کو مراجعت فرمائی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ کا دفینہ خاص باغ کوٹھی عزیز منزل میں بڑے احترام کے ساتھ بعد نماز جنازہ جس میں کثیر التعداد افسران و اہلکاران ریاست شریک ہوئے کیا گیا۔ عالیجناب ٹیکہ صاحب بہادر ابھیجیت سنگھ صاحب بہادر نے بنفس نفیس شرکت فرما کر رسم ماتم پرسی ادا فرمائی۔ تعزیت میں شہر کے دکانداروں و عہدہ داروں معززین مسلمان و اہل ہنود شریک ماتم ہوئے ہم بھی اس صدمۂ جانکاہ میں اپنے معظم و محترم عالیجناب صاحب وزیر اعظم بہادر سے اظہار ہمدردی کرتے ہیں خدائے عز و جل تمام پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور مرحومہ کو اپنے جوار رحمت میں مقام اعلیٰ عطا فرمائے۔ آمین۔

### ریاست پونچھ

راجہ جگت دیو صاحب بہادر بالقابہ والی ریاست پونچھ بااختیار رئیس ہو کر کشمیر سے ریاست پونچھ رونق افروز ہوئے رعایائے پونچھ نے راجہ صاحب بہادر کا پرتپاک طریقہ پر استقبال کیا۔ راجہ صاحب بہادر نے اپنی رعایا کے فلاح و بہبود کے کاموں میں حصہ لینا شروع کر دیا ہے جنانچہ آپنے ہفتہ میں دو یوم غربا کی عرض و معروض سماعت فرمانے کے لئے مقرر فرمائے ہیں۔

**اڈیٹر** ہم بھی مہاراجہ صاحب بہادر کو مبارکباد پیش کرتے ہیں اور امید کرتے ہیں کہ آپ رعایا نوازی کا کافی ثبوت دینگے۔

## مہاراجہ صاحب بہادر کشمیر کی فیاضی

آنریبل مسٹر ایس آر داس ممبر ہال حکومت ہند شملہ ایک انگریزی اسکول جاری کرنا چاہتے ہیں جس میں ہندوستانیوں کے بچے انگریزی اصول پر تعلیم پائینگے اسکے لئے تیس لاکھ روپیہ فراہم کیا جا رہا ہے اسکول مذکور کے لئے ایک وسیع عمارت کی ضرورت تھی اس ضرورت کے لئے مہاراجہ صاحب بہادر نے اپنی عالیشان کوٹھی واقع شملہ عطا فرما دی مہاراجہ صاحب بہادر کی یہ علمی فیاضی ہر شخص سے خراج تحسین حاصل کر گئی۔

## ریاست دھولپور

اڈیٹر دبدبۂ سکندری ۲۹ - شوال یوم پنجشنبہ کو خود دھولپور موجود تھا مطلع بھی صاف تھا لیکن چاند نہ ہوا۔ ۳۰ کی رویت قرار دیگئی اور ۲۴ - مارچ یوم شنبہ کو دنکے دس بجے عیدگاہ میں جمع ہوکر دوگانۂ عید ادا کیا - ریاست کی طرف سے قاضی شہر ہاتھی پر لائے جاتے ہیں اور بعد اختتام نماز توپوں میں تہنیت کی سر کی جاتی ہیں جو رسمیات مقررہ ہیں وہ سب ادا کی گئیں۔

ہمارے نو دن گھر سے باہر رہنے کے باعث چونکہ تاخیر اشاعت اخبار میں ہوئی اوسکے لئے ہم اپنے قارئین کرام سے عذرخواہ ہیں ریاست دھولپور کے جو حالات ہمنے دیکھے ہیں اونکو ہم آئندہ کسی اشاعت میں تذکرہ ناظرین کرام کرینگے۔

مہاراج رانا صاحب آف دھولپور بہت نیک صفات و مہمان نواز فرمانروا ہیں۔ ہمنے وہیں سنا کہ اپریل کے ہفتۂ اول میں مہاراجگان پٹنا و بیکانیر مع فیملی و پٹیالہ وہان مہمان ہوکر وہ دو چار چار دن قیام کرینگے۔

## دار الریاست مصطفے آباد عرف رامپور

**جمعۃ الوداع** جامع مسجد میں قابل رشک جماعت ہے جس نے محلہ بازار کی سڑکون کو بھی گھیر لیا تھا - دوبارہ ۳۰ - رمضان مبارک سنہ ۱۳۳۸ھ مطابق ۲۲ - مارچ سنہ ۱۹۲۰ء کو ۲ بجے دن کے پڑھائی گئی شہر کے علاوہ مضافات کے لوگ ہزاروں کی تعداد میں آئے تھے ریاست عالیہ کی طرف سے صحن جامع مسجد میں شامیانے نصب کر دئے گئے تھے جس سے مصلیوں کو بہت راحت رہی خدائے قدوس کے روزہ دار پرستاروں کا یہ ایک پرشوکت مظاہرہ تھا ماہ مبارک کا آج آخری جمعہ ہے کل سے یقیناً اسکی نورانی راتیں اور برکتوں والے دن پھر ہم سے گیارہ مہینے کے لئے مفارقت کر جائینگے خدا کرے ہم سے دعا ہے کہ وہ پھر ماہ مبارک کا اور ہمارا اقتران فرمائے تاکہ حیات مستعار میں ایکبار پھر ہم اس متبرک مہینے کا خیر مقدم کر سکیں موسم ماہ مبارک میں نہایت خوشگوار رہا۔

**عیدالفطر** ۲۴ - مارچ سنہ ۱۹۲۰ء یوم شنبہ کو منائی گئی - صبح کے ۷ بجے عیدگاہ اور ۸ بجے جامع مسجد میں اور ہر ہر محلہ کی مساجد میں دوگانے پڑھے گئے نماز سے فارغ ہوکر تمام درباری حضرات خلعت پہنے ہوئے ایوان حامد منزل پیلس میں جمع ہوئے اعلیحضرت بندگان حضور پرنور دام اقبالہم وملکہم نے ہزاران ہزار کروفر شاہانہ عیدالفطر کا دربار منعقد فرمایا - دم آمد و رفت بندگان تعالی خلد اللہ سلامی کی توپیں سر ہوئیں - ہم نہایت خلوص و مسرت سے ذوات معلے حضور پرنور دام اقبالہم وملکہم کو عید مبارکباد گزارش کرتے ہیں اور اپنے تمام قارئین کرام کو بھی مبارکباد عید پیش کرتے ہیں شہر میں خاص چہل پہل رہی اور بفضل تعالی و باقبال حضور معلے دام اقبالہم وملکہم مسلمانوں کا یہ مذہبی تہوار مع الخیر ختم ہوا۔

**حضرت** جناب پیرجی احمد شاہ صاحب صابری چشتی نظامی رحمۃ اللہ علیہ کا عرس شریف عید کے دن سے حضرت ممدوح کی خانقاہ واقع محلہ میں جناب سجادہ نشین مآب حضرت سید چشتی میاں صاحب مد برکاتہم کی سجادت میں شروع ہو گیا ہے - مریدین و معتقدین سلسلہ کا کافی مجمع ہے - خواص و عوام و محب الفقراء حضرات شرکت کی عزت حاصل کر رہے ہیں آج آخری قل رات کو ہوگا - جناب چشتی میاں صاحب کے دم قدم سے جو شیرازہ بندی اہل سلسلہ کی نظر آتی ہے اسپر ہم آپکو مبارکباد دیتے ہیں اور ان سب کی ترقی مراتب صوری و معنوی کے لئے ہم دست بدعا ہیں کیونکہ اس دور فتنہ و فساد میں جو دل اللہ والوں کی طرف جھکے اوسپر رحمت الٰہی کا نزول سمجھنا چاہیئے۔

**حضرت پیر برخوردار** صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا عرس سالانہ مبارک آپکے مزار شریف پر جو سر کے پاس واقع ہے ۳ - شوال یوم دوشنبہ کو شروع ہوکر ۵ - شوال کو آخری قل ہوگا محبین کا ہر سال روز کافی مجمع ہوتا ہے حضرت موصوف رامپور کے حضرات اکابرین سے

## خلاصہ خبرین

**مدراس** - سے ۲۰-مارچ کو تار آیا کہ یہان ایک [illegible] واقعہ ہوا جس مین آٹھ عورتین اور ایک چھوٹی لڑکی کے [illegible] خبر موصول ہوئی ہے دوشنبہ کا دن ماہ رمضان مین خاص طور پر اہم خیال کیا جاتا ہے۔ اُس دن مسلمان غربا مین کپڑے اور کھانا مفت تقسیم کیا جاتا ہے بیان کیا جاتا ہے کہ [illegible] اسٹریٹ مین کئی ہزار مسلمانون کا گروہ اکٹھا ہوگیا ان مین سے کئی سو آدمی عبداللہ سیٹھ کی جانب دوڑے جو اپنے گھر مین خیرات تقسیم کر رہے تھے۔ جب وہ دروازہ مین داخل ہونے لگے تو آٹھ بوڑھی عورتین اور ایک لڑکی دب کر مر گئے۔ پولیس کو اطلاع دی گئی ڈپٹی کمشنر پولیس کی جمعیت لیکر محل واردات پر پہنچ گیا اور ہجوم کو ہٹا دیا دو اور عورتین زخمی ہوگئین یہ ہسپتال مین ہین۔

**کلکتہ** - سے ۲۱-مارچ کو تار آیا کہ لاہور کے ورکشاپ بند ہونے کے بعد ایسٹ انڈین ریلوے مین نازک صورت حالات پیدا ہوگئے ہین اور دوسرے شعبون مین بھی بدامنی پھیل رہی ہے۔

**ہنکیاؤ** - شہر مین گذشتہ چہارشنبہ کو جو زلزلہ آیا تھا گو اسکی وجہ سے [illegible] ریاستون مین بہت نقصان ہوا تاہم صرف دو آدمیون کی جانین ضایع ہوئین۔

**کانگریس** کے جن کارکنون کو سائمن کمیشن کے مخالف مظاہرہ کرنے کے سلسلہ مین گرفتار کیا گیا تھا ان سب کو ۲۳-مارچ کو رہا کر دیا گیا۔ مسٹر تیرتھ رام کو جو سول اسپتال مین پولیس کے زیر حراست تھے گھر جانے کی اجازت دی گئی۔

**لندن مین عید** - لندن مین ۲۳-مارچ کو مسجد مین آج عید منائی گئی امام نے خطبہ بھی دیا۔

**ٹاٹا** کے آہن سازی کے کارخانہ مین ریل کی پلیٹین بنانے والون مین سے سات آٹھ سو مزدورون نے گذشتہ جمعرات سے ہڑتال کر دی ہے۔ ابتک اصل وجہ نہین معلوم، لیکن خیال کیا جاتا ہے ہڑتال کرنے والے مزدورون مین اضافہ چاہتے ہین مگر انہون نے اپنے مطالبات کو کسی مخصوص صورت اپنی انجمن کے ذریعہ سے نہین بھیجا ہے بھٹی پر کام کرنے والون نے بھی کام چھوڑ دیا تھا لیکن تھوڑی دیر کے بعد وہ پھر کام پر آگئے دیگر شعبون کے ملازمین نے بھی اپنے اپنے منیجرون کو اپنی شکایات کے متعلق درخواستین دی ہین۔

**فیاضی** موجودہ فرمانروائے الور کے دادا آنجہانی مہاراجہ بنے سنگھ نہایت فیاض، رعایا پرور والی ریاست تھے آنجہانی مہاراجہ صاحب کی خدمت مین ایک انجنیئر مور نامی ملازم تھا۔ آپ کو انجنیئر پر بہت اعتماد تھا اور بہت زیادہ محبت کا برتاؤ کرتے تھے مور نے بھی نہایت جانفشانی کے ساتھ مہاراجہ صاحب کی خدمت کی۔ آنجہانی مہاراجہ بنے سنگھ نے الور مین مسافرون کے لئے جب ایک عظیم الشان سرائے تعمیر کی تو اسکو اپنے وفادار انگریز انجنیئر مور کے نام سے منسوب کیا۔ مور سرائے سے جو فائدہ غریب بندگان خدا کو پہونچتا تھا وہ تو اب بند ہوگیا لیکن اسکی عمارت اب بھی الور مین موجود ہے یہ سرائے اس لئے بنوائی گئی تھی کہ ریاست مین جو لوگ حاجتمند آئین انھین کسی قسم کی تکلیف نہ ہو جو شخص الور مین داخل ہوتا اسے مور سرائے مین ٹھہرایا جاتا اور وہ مہمان ریاست متصور ہوتا آنجہانی مہاراجہ صاحب کے حکم سے اسے دونون وقت عمدہ عمدہ کھانا ملتا تھا اور اسکی ہر ممکن سہولت کا خیال رکھا جاتا تھا اگر وہ شخص زیادہ عرصہ تک قیام کرتا تو اسے ریاست سے پوشاک وغیرہ بھی ملتی۔ آنجہانی مہاراجہ بنے سنگھ دوسرے تیسرے دن مور سرائے مین خود لوگون کے پاس دریافت حال کے لئے تشریف لاتے اور حاجتمندون کی ضرورت رفع کرتے یہ باتین اب دنیا مین مفقود نظر آتی ہین۔

**بٹلر کمیٹی کا دورہ** - ۲۴-مارچ کو صدر اور ارکان بٹلر کمیٹی بمبئی پہونچنے والے تھے۔

## گورنر صاحب کا دورہ

ہز اکسلنسی سر الگزنڈر میوڈیمن بالقابہم گورنر صوبجات متحدہ ۳۰-مارچ کی شب کو لکھنؤ سے روانہ ہوکر ۳۱-مارچ کی صبح کو رامپور پہنچینگے اور دو روز برابر ہز ہائینس نواب صاحب بہادر کے مہمان رہینگے۔

۲-اپریل سے ۸-اپریل ۱۹۲۸ء تک ہز اکسلنسی کا دہرہ دون مین قیام ہوگا۔ اور ۱۹-سے ۲۴-اپریل تک آپ پانچ دن علاقہ کمایون مین سیر و شکار مین مشغول رہکر ۲۵-اپریل کو نینی تال پہنچ جائینگے۔

لکھنؤ سے ۳۰-مارچ کو روانگی اور رامپور و دہرہ دون مین داخلہ سرکاری ہوگا۔ اور حسب قاعدہ سلامی کی توپین چھوڑی جائینگی۔ دیگر مقامات مین داخلہ و روانگی پرائیوٹ ہوگا

# مسلمانوں کو خوشخبری

نصف ہدیہ میں صحیفۂ پاک قرآن کریم رمضان المبارک تا غرۂ محرم الحرام

قرآن شریف نو خوبیوں کا پارہ بہری پندرہ سطری تمام پارہ ہائے بخط گلزار مجلد پارچہ سنہری اور ہر پارہ علیحدہ علیحدہ اور ہر منزل جدا جدا ہی اور ہر پارہ کی لوح منقش از سر تا پا خوبیوں سے مزین ہے جس کو نہایت صحت سے اپنی نگرانی میں چھپوا کر حفاظ و علماء کرام سے صحت کرائی گئی ہے تختی موزوں کاغذ نہایت نفیس سفید و خوشخط ہے بچوں و بڑوں کے لیے نایاب تحفہ ہے اعراب وقف لازم اور ضروری احکام تلاوت عام فہم وضح طور پر درج کیے گئے ہیں جس کا اصل ہدیہ ۲ ہے مگر ہم نے صرف یکم رمضان المبارک ۱۳۴۴ھ سے تا عشرۂ محرم الحرام ۱۳۴۵ ہجری تک کے لئے عہ رکھا ہے بعد انتظام میعاد ایسا نادر و نایاب تحفہ عہ میں ہرگز ہرگز دستیاب نہ ہوگا۔

محصول ڈاک بذمہ خریدار۔

المشتہر
منیجر کارخانہ عزیزی پریس بک ڈپو گورنمنٹ بھوپال

# شعر و سخن

مخمس بر غزل نعتیہ حضرت مولانا نظام علیہ الرحمۃ۔

از خامۂ بلاغت نگار حضرت جناب مولانا مولوی حکیم محمد علیم صاحب علیم رئیس الہ آباد محلہ یحیی پور رحمۃ اللہ علیہ۔

(عطیۂ خاص برائے ہدیۂ سکندری)

از جناب نجابت مآب حضرت مولانا مولوی حافظ سید منور حسین صاحب قبلہ تحصیلدار بلاسپور علاقہ ریاست رامپور دام مجدہ بر کو تم العالی

سر بپیش افگندہ و گریان و حیران آمدم
اے شفیع المذنبین مجرم بدربار آمدم
زرد سیاہ و مضطرب خوار و تباہ کار آمدم
بر در رحمت آنحضرت عالم گنہگار آمدم
شرمسار از کردہ و ناکردہ و آزردہ آمدم

گر چہ گاہے یک نگاہ تو بعید از لطف نیست
گر کرم بر من زنی تو بعید از لطف نیست
گوشۂ چشم بیارہ تو بعید از لطف نیست
بار اندر بارگاہ تو بعید از لطف نیست
گر چہ با جرم بہ گردن بدر بار آمدم

نقش مردود لعین از سر زمان گم گشت
زندگی مستعار بے سر و سامان گذشت
جملگی عمر عزیزم در رہ شیطان گذشت
جملہ تن با جان سالم اندر عصیان گذشت
لیک الحمد اینکہ در پیش تو ہشیار آمدم

گردہ بودم من اندرون ترک شیطان بیت نا
مورد شہوت شیدم میداور سوائی مرا
زادہ بودم دل بدست نفس شیطان بے وفا
نفس چند نا توس سبز دیدہ درد ہجر ہوا
اینک از فضل خدا بگسستہ زنار آمدم

روز محشر چون روی در پیش غفار الذنوب
چون شفاعت رادہ ای در پیش غفار الذنوب
دست من گیری تو ای در پیش غفار الذنوب
شافع و نیم شوی در پیش غفار الذنوب
بس زبان گار و سیہ روی و سیہ کار آمدم

در نگاہم نیست جز تو یا ور من یا ہیچ کس
دستگیرم شو خدا را زود تر فریاد رس
بس کن اندر ترحم التوا و پیش و پس
گوش کن فریاد من و دا ہم بخواہ از داد رس
مضطرب مضطر سر شوریدہ بسر کار آمدم

چیست مستجاب گر لطف شہ خیر الانام
وعدہ بود دگر رسم نزدیک تخلیص مرا
گر بہم از در و دعم تشنل علیم شاد کام
زخم من گر بہ شود جا نجیب منور نعام
زانکہ پیش مرہم جانہا دل افگار آمدم

(ولہ بصنعت غیر منقوطہ)

ہمہ دم دو سرا علو در گاہ
ماہ پیر سرو عالم اسرار
مالک ما و داور عالم
سرور ہر دو عالم دو سرا
مالک ملک کلمہ گو لا ک
لمعۂ مہر او دل عالم
دل ما وصل او ہوس دارد
دل ما را ہوس کہ در دم مرگ
گلہ در دو یاد علم گرد
گرد آگاہ سلم عالم را

احمد حامد رسول اللہ
مطلع ماہ و مہر مہر الہ
حاکم و عادل و کرم آگاہ
کلمہ گو لا الہ الا اللہ
سالک مسلک مکارم گاہ
مورد مہر گرد و مطلع ماہ
ہمرہ گر ما و سال و ماہ
در گلہ در دو او رود ہمراہ
مطلع مہر گرد او ہر گاہ
حلم او کوہ وار ہر سو گاہ

مطبع حسنی ریاست رامپور میں حسب الارشاد جناب مولوی محمد حسن خاں صاحب مرحوم باہتمام فضل حسن صابری ایڈیٹر و مہتمم و پروپرائٹر چھپا اور منشی محمد امیر حسن خاں صابری و منشی صابر حسن خاں فاروقی نے مشتہر کیا